تحقیقات
العلماء الکرام والائمة الاعلام
فی نبوة سید الانام علیہ الصلاۃ والسلام
فی عالمی الارواح والاجسام
مصنف
اشرف العلماء شیخ الحدیث
علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ العالی
جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام یونیورسٹی روڈ سرگودہا

اضافہ شدہ اشاعتِ ثانی

تحقیقات

العلماء الکرام والائمۃ الاعلام
فی مسئلۃ نبوۃ سید الانام علیہ الصلاۃ
والسلام فی عالمی الارواح والاجسام

اشرف العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر
ابو الحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ

ناشر
جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: تحقیقات العلماء الکرام والائمۃ الاعلام فی مسئلۃ نبوۃ سید الانام علیہ الصلاۃ والسلام فی عالمی الارواح والاجسام

مصنف: اشرف العلماء شیخ الحدیث والتفسیر ابو الحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ العالی

ضخامت: ۲۰۸ صفحات

قیمت:

ناشر: جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودہا

تاریخ اشاعت (بار دوم): نومبر 2010ء / ذی الحج ۱۴۳۱ھ

ملنے کے پتے

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام، کالج روڈ سرگودہا، 0483-724695

جامعہ رضویہ احسن القرآن دینہ 0544-633881

نہیں تھے۔

وقت ولادت سے ہی آپ کو بالفصل نبی ماننے والوں سے ہمارا سوال ہے کہ جب چالیس سال بعد وحی اور نزول قرآن سے آپ ﷺ کو نوازا گیا تو حضرت ورقہ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سامنے آپنے بطور تائید ہی کیوں نہ فرمادیا کہ میں تو بچپن سے ہی نبی ہوں۔ حضرت خدیجہ جیسی وفا شعار اور خدمت کار اور مجسمۂ اخلاص ووفا کو بطور راز ہی کیوں نہ بتلادیا کہ میں روز ولادت سے منصب نبوت پر فائز ہوں۔ بلکہ اپنے شفیق ورحیم جدامجد اور پیاری امی جان کو کیوں نہ یہ بشارت سنائی اور انکی خوش عقیدگیوں کو کیوں نہ چار چاند لگائے۔ حضرت ابوبکر صدیق جیسے مخلص اور محب صادق اور ہمراز ودمساز کو اور سفر وحضر کے رفیق وصاحب کو بھی آپ ﷺ نے آگہی نہ بخشی اور انہیں بھی آپ ﷺ کو ملنے والے اس منصب پر اطلاع ہوئی اور آپکے اس شاندار مستقبل کی نشاندہی ہوئی تو بحیرا راھب کے ذریعے۔ کیا آنحضرت ﷺ نے اپنی نبوت حقہ کو چھپائے رکھا؟ کیا ایسی حقیقت حقہ کو چھپانا نبی ﷺ کی ذات مقدسہ کو زیبا ہوسکتا ہے؟ حالانکہ احکام خداوندی کی تبلیغ نبی پر فرض ہوتی ہے، اور نبی کی بعثت کا بنیادی مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ لوگوں پر راہ راست اور صراط مستقیم کو واضح کریں۔ لہذا نبی ﷺ کی ذات کے متعلق یہ وہم اور گمان کہ وہ اپنے فرض کی ادائیگی سے قاصر یا غافل رہے سراسر کفر ہے۔

یہ تمام تر شواہد اس امر کے شاھد صادق ہیں کہ آنحضرت ﷺ عمر شریف کے چالیس سال تک عالم اجسام میں بالفعل اور عملی طور پر نبی نہیں تھے۔ اسی لئے بعض علمائے امت اور عرفائے ملت نے آپ ﷺ کیلئے دو نبوتیں اور رسالتیں کی ہیں ایک عالم اوراح میں ملائکہ میں اور ارواح انبیاء علیہم السلام کیلئے اور دوسری نبوت ورسالت عالم اجسام میں تمام انسانوں، جنوں اور ملائکہ بلکہ ساری مخلوقات کیلئے جو عمر شریف کے چالیس سال پورے ہونے پر عطا کی گئی۔

مخالف گروپ پر حیرت ہے کہ تمام علماء وفقہاء اور محدثین ومفسرین زمانہ قبل از نبوت

وزمانہ بعد از نبوت کی تقسیم میں آنحضرت ﷺ کی تیئس (23) سالہ مدت نبوت کی تصریحات فرماتے ہیں، کسی ایک صاحب علم وفضل سے تریسٹھ سال مدت نبوت کا قول ثابت نہیں۔ اسی قبل از نبوت کے زمانہ اور بعد از نبوت کے زمانہ کی تقسیم اور اس مدت کی تعیین سے ہی حق اور حقیقت اور واقع اور نفس الامر کی تلاش اور جستجو بآسانی کی جاسکتی ہے۔ واللہ الموفق۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

الفقیر محمد اقبال مصطفوی

مدرس جامعہ ہجویریہ، داتا دربار لاہور

تأثرات عالیہ:

استاذ العلماء، حضرت علامہ مولانا علی احمد سندیلوی دام ظلہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین، اما بعد:

فضیلۃ الشیخ جامع المعقول والمنقول حاوی فروع و اصول، استاذ الاساتذہ، افضل الاذکیا، اشرف العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد اشرف سیالوی دامت برکاتہم، اپنی بہترین علمی و دینی اور تحقیقی و تصنیفی و تدریسی وخطابی صلاحیتوں کے پیش نظر جب بھی کوئی کام کرتے ہیں ان کی تصنیفات و تالیفات بحر العلوم کی شناوری کا ثبوت دیتی ہیں۔ان کا طریقہ استدلال اچھوتا اور استنباط محققانہ اور نہایت سلیس و عمدہ ہے۔

جب تک کسی مسئلہ کا مالہ وما علیہ خوب اچھی طرح سمجھ نہیں لیتے، بیان نہیں کرتے پوری تحقیق اور اہل سنت کی مسلمہ شخصیات کے اس مسئلہ میں عقیدہ و نظریہ اور فیصلہ کو معلوم کرنے کے بعد بلا لومۃ لائم بیان کردیتے ہیں خواہ اس کے بدلے میں اپنی جان، مال اور عزت و آبرو کی بڑی سے بڑی قربانی دینی پڑے۔

چند دن ہوئے حضرت اشرف العلماء کی ایک تالیف ''تحقیقات العلماء الکرام و الائمۃ الاعلام فی نبوۃ سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام فی عالمی الارواح والاجسام'' مارکیٹ میں آئی ہے۔جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس میں آپ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم ارواح و عالم اجسام میں مراتب نبوت و رسالت کو بیان فرمایا ہے۔اور عالم اجساد میں قبل از نزول وحی چالیس سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبۂ ولایت کی رفعت و عظمت کو بیان فرمایا ہے۔

اکابر اہل سنت و جماعت کے حوالہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نبوتیں اور دو رسالتیں عطا فرمائیں۔پہلی مرتبہ عالم ارواح میں بالفعل آپ کو نبی اور رسول بنایا گیا اور اس عالم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں اور ارواح انبیاء کو دعوت دی اور ان کی رہنمائی فرمائی

اور دوسری مرتبہ عالم اجساد میں چالیس سال کی عمر شریف کو پہنچنے کے بعد۔

اس طرح آپ کو دوسرے انبیاء و رسل علیہم السلام سے امتیاز و انفرادیت حاصل ہوگئی کہ آپ ﷺ کو دو مرتبہ نبی اور دو مرتبہ رسول بنایا گیا۔ آپ ﷺ کا اسم گرامی الداعی اس لیے بھی ہے کہ آپ نے دونوں عالموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی اور رہنمائی فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے فرمان وما ارسلنک الا کافة للناس بشیراو نذیرا میں اسی عموم کی طرف اشارہ ہے۔ انبیاء و رسل علیہم السلام اور ان کی امتیں اور تمام متقدمین و متاخرین کافة للناس کے عموم میں داخل ہیں، نبی مکرم ﷺ نے اپنے دونوں ادوار میں اصل اور مستقل نبی ہونے کے لحاظ سے دعوت دی اور آپ کی روحانی نبوت (عالم ارواح کی نبوت) دائم باقی اور مستمر ہے، سلب نہیں ہوئی نہ ہی اس کے سلب ہونے کا شائبہ ہے، پھر روحانی نبوت کے بھی پانچ مرتبے ہیں۔ اور عالم اجساد میں آپ ﷺ کو نبوت چالیس سال کے بعد بالفعل حاصل ہوئی جب جبریل امین علیہ السلام آپ پر وحی لے کر نازل ہوئے اور اس سے پہلے عالم اجساد والی نبوت کا مرتبہ بالقوۃ حاصل تھا (تفصیل کے لیے دیکھیے تحقیقات)

کتاب شائع کر کے حضرت نے بہت اچھا کیا، اور اہل سنت پر بڑا احسان کیا ہے، اگر کچھ عرصہ پہلے مارکیٹ میں آجاتی تو اور بھی اچھا ہوتا مگر ہر چیز کا اللہ کے ہاں وقت مقرر ہے اس لیے وہ چیز نہ مقدم ہو سکتی ہے نہ مؤخر۔

میں نے اس کتاب کا اول تا آخر گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے، اس میں کوئی بات اہل سنت و جماعت کے مسلمہ عقائد و نظریات اور اصول کے خلاف نہیں ہے۔ جن نوجوان علماء نے بلا سوچے سمجھے خاص انداز میں عقیدۂ عطائے نبوت کو بیان کیا اس سے اخبار آحاد کا نصوص قرآنی، احادیث متواترہ اور احادیث مشہورہ، اجماع امت اور صحابۂ کرام علیہم الرضوان اور ائمۂ خلف و سلف کے اقوال سے تعارض لازم آتا ہے۔ جس طرح عقیدۂ عطائے نبوت کو حضرت اشرف

جو نہیں جانتے وفا کیا ہے---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن ھواول قدیم بلا ابتداء و آخر کریم بلا انتھاء والصلوۃ والسلام علی من کان نبیًا و آدم بین الطین والماء و علیٰ آلہ و اصحابہ الکرماء والشرفاء والتابعین لھم بالاحسان الیٰ یوم الجزاء اما بعد:

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید　　جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

کچھ عرصہ سے چند نوجوان، نو خیز واعظین کرام اور مقررین عظام اس طرح کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں اور شور شرابا برپا کیے ہوئے ہیں کہ محمد اشرف سیالوی، نبی کریم ﷺ کو بچپن سے نبی تسلیم نہیں کرتا اور چالیس سال کے بعد آپ ﷺ کے لیے نبوت و رسالت کا تحقق تسلیم کرتا ہے، اور یہ سراسر بے ادبی، گستاخی اور نبی الانبیاء ﷺ کی توہین و تحقیر ہے جو کہ سراسر کفر قبیح اور ضلالِ صریح ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ کا اپنا ارشادِ گرامی ہے:

کنت نبیًا و آدم بین الروح والجسد

نیز صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عرض کیا:

متیٰ وجبت لک النبوۃ

یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کب سے نبوت ملی ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

و آدم بین الروحِ والجسد

میں اس وقت سے نبی ہوں جب آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسد کے بین بین تھے یعنی ان کے بدن سے ان کی روح کا تعلق قائم نہیں ہوا تھا۔

نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام عالم مہد میں نبوت سے سرفراز فرمائے گئے کما قال:

اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا (مریم: ۳۰)

تو سید الانبیاء ﷺ کا بطریق اولیٰ بچپن اور عالم مہد سے نبی ہونے ضروری ہوگا۔

علاوہ ازیں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد خداوند تعالیٰ ہے:

اٰتَیْنٰهُ الْحُکْمَ صَبِیًّا (مریم: ۱۲)

"ہم نے حالتِ صبا اور بچپن میں ان کو حکم عطا کر دیا" اور ظاہر ہے اس سے حکم نبوت مراد ہے تو اگر وہ بچپن سے ہی حکم نبوت کے مالک تھے تو سرورِ انبیاء علیہ السلام بطریق اولیٰ احکام شریعت اور نبوت کے مالک ہونے چاہئیں۔

نیز جب تخلیق آدم سے قبل آپ کو نبوت مل چکی تھی تو پیدا ہونے پر وہ کدھر گئی؟ کیا آپ ﷺ سے نبوت کو سلب کر لیا گیا؟ کیا انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ اس طرح کا سلوک اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف سے ہوسکتا ہے؟ قطعاً نہیں!

لہٰذا ثابت ہوگیا کہ محمد اشرف سیالوی اہل سنت سے خارج ہو چکا ہے وہ اس عظیم گستاخی کا مرتکب ہو کر دائرہ اسلام اور حلقۂ ایمان سے بھی باہر چلا گیا ہے اور اس نے سابقہ عقیدہ اور نظریہ ترک کر دیا ہے وہابیہ والا نظریہ اور عقیدہ اپنا لیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ الغرض طرح طرح کی باتیں کی گئیں اور کی جارہی ہیں اور شاید عرصہ تک کی جاتی رہیں۔

بندہ منتظر رہا اور صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے تقریری اور تحریری طور پر جواب دینے سے اجتناب برتتے ہوئے انتظار کرتا رہا کہ کوئی صاحب عوامی سٹیج پر اس موضوع کو اچھالنے سے قبل یہ سوچتے ہیں اور یہ تکلیف اور زحمت برداشت کرتے ہیں یا نہیں کہ اس الزام اور اتہام کا مبدا اور منشاء کیا ہے؟ سیالوی کی کونسی عبارت ہے جس سے یہ گستاخی و بے ادبی و توہین و تحقیر ثابت کی جارہی ہے اور فتویٰ بازی اور تبرا بازی شروع کر دی گئی ہے؟ اور اس نظریہ اور عقیدہ کو تبدیل کرنے کی کونسی علت و موجبہ پیش آگئی ہے؟ حالاں کہ بندہ ابھی زندہ موجود تھا ملاقات ہوسکتی تھی وضاحت طلب کی جاسکتی تھی دلائل اور وجوہات دریافت کیے جاسکتے تھے۔